118709 ـ غير شادى شده عورت كے دودھ سے حرمت اور لاوارث بچے كى تربيت اور " العرق دسّاس " كا معنى

سوال

ميں اور ميرا خاوند ايك يتيم بچے كى تربيت و كفالت كرنے كا سوچ رہے ہيں، خاص كر اس ليے كہ اللہ تعالى نے ہميں بچے كى نعمت عطا نہيں كى، اس سلسلہ ميں ميرے دو سوال ہيں:
پہلا سوال:
دودھ لانے كے ليے گولياں استعمال كرنے كا حكم كيا ہے؛ تا كہ بچے كو پلايا جا سكے اور وہ ہمارا رضاعى بيٹا بن جائے (يہ علم ميں رہے كہ ميں نے اس طرح كى گوليوں كے متعلق سنا ہے اور اس كى تحقيق بھى كرنے كى كوشش ميں ہوں كہ اس طرح كى گولياں ہيں يا نہيں، ليكن پہلے ميں اس كا شرعى حكم معلوم كرنا چاہتى ہوں) ؟
اور كيا اس طرح بچہ ہمارا رضاعى بيٹا بن جائيگا، يہ علم ميں رہے كہ دودھ حمل كے نتيجہ ميں نہيں آئيگا ؟
دوسرا سوال:
نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان:
" دسّاس العرق " كا معنى كيا ہے ؟
ميں آپ سے اس يتيم بچے كى تربيت كے متعلق بھى مشورہ كرنا چاہتى ہوں جسے ہم اپنى كفالت ميں لينا چاہتے ہيں، اور خاص كر يہاں سعودى عرب ميں اكثر يتيم خانوں ميں جو بچے ہيں وہ لاوارث ہيں اور انہيں لوگ پھينك ديتے ہيں، ميرا يہ يقين ہے كہ بچے كا تو كوئى گناہ نہيں، ليكن ميں بچے كے مستقبل كے متعلق سوچتى ہوں كہ جب وہ بڑا ہو گا اور اسے ہم جب يہ بتائيں گے كہ وہ ايك لاوارث بچہ تھا اور اسے اس كى ماں جن كر پھينك گئى تھى تو اس كا شعور اور احساس كيا ہو گا، اور لوگوں كا اس بچے كے ساتھ كيا سلوك ہو گا اور شادى جيسے معاملات كس طرح حل ہونگے، ميں جانتى ہوں كہ ان شاء اللہ كوئى مشكل پيش نہيں آئے گى، كيونكہ ہم اس كے ساتھ بہتر معاملہ كرينگے جس سے ہمارا رب راضى ہو، ليكن مجھے بچے كے مستقبل كى فكر ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارى دعا ہے كہ اللہ تعالى آپ اور آپ كے خاوند كو نيك و صالح اولاد كى نعمت سے نوازے، اور شرعى احكام پر عمل كرنے پر اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، اور يتيم كى كفالت اور ان كا خيال ركھنے كى محبت پر بہتر

بدلہ دے.

اور ہم اس جواب کو پڑھنے والے کے بھی دعا گو ہیں کہ وہ بھی آپ دونوں کے لیے خصوصی دعا کرے، امید ہے اللہ تعالی تمہیں دنیا و آخرت میں اس سے فائدہ عطا فرمائیگا.

دوم:

خاص کر دودھ لانے والی گولیوں کے متعلق گزارش ہے کہ آپ ان گولیوں کی موجودگی کے یقین کے ساتھ ساتھ دودھ میں اثرانداز نہ ہونے کا بھی یقین کریں کہ یہ گولیاں دودھ پر تو اثرانداز نہیں ہوتیں، تا کہ اس کا ان دودھ پینے والے یتیم بچوں پر کوئی برا اثر نہ پڑے.

اور اس کے شرعی حکم کے متعلق عرض یہ ہے:

غیر شادی شدہ عورت یا جماع اور حمل کے بغیر آنے والے دودھ کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ دودھ کا موجود ہونا معتبر ہے نہ کہ خاوند کا موجود ہونا، اس طرح ان کا کہنا ہے کہ اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے اور تقریبا آئمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر فرض کریں کہ یہ دودھ اس عورت کو آئے جس نے کبھی شادی کی ہی نہیں، تو ابو حنیفہ اور مالك اور شافعی اور احمد کی ایك روایت میں اس سے حرمث ثابت ہو جائیگی لیکن احمد کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 51).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عورت کو وطئ اور جماع کے بغیر ہی دودھ آجائے اور وہ کسی بچے کو پلائے تو دو روایتوں میں ظاہر روایت سے حرمت ثابت ہو جائیگی، ابن حامد کا یہی قول اور امام مالك ثوری ابو ثور شافعی اور اصحاب رائے اور ابن منذر کے سب اساتذہ کا یہی مسلك ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا .

اور اس لیے بھی کہ دودھ عورت کا ہے تو اس طرح حرمت کا تعلق بھی اسی سے ہو گا، جس طرح کہ اگر وہ دودھ وطئ اور جماع کی بنا پر آئے، اور اس لیے بھی کہ عورتوں کو دودھ بچوں کی خوراک کے لیے بنایا گیا ہے، چاہے یہ نادر ہے تو اس کی جنس معتاد ہے.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ: اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ نادر ہے، اس بچوں کا خوراک حاصل کرنا عادت نہیں تو یہ مردوں کے دودھ کے مشابہ ہوا، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 207).

اور شافعی علماء میں الماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں کا دودھ بچوں کی خوراک کے لیے بنایا گیا ہے، اور اس میں مرد کا جماع شرط نہیں، اگرچہ غالب طور پر دودھ آنے کا سبب جماع ہے، تو یہ کنواری کی طرح ہی ہوا کہ جب اسے دودھ آ جائے اور وہ بچے کو پلائے تو اس سے رضاعت کی حرمث ثابت ہو جائیگی، چاہے وہ جماع کے بغیر ہی آیا ہو " انتہی

دیکھیں: الحاوی فی فقہ الشافعی (11 / 413).

اس سلسلہ میں دو اہم امور پر تنبیہ کرنا ضروری ہے:

اول:

بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اگر اس کی عمر دو برس سے زیادہ ہو تو پھر عورت کا دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہو گی.

دوم:

وہ بچہ سیر ہو کر پانچ رضعات دودھ پئے اگر اس سے کم پئے تو وہ دودھ پلانے والی کا رضاعی بیٹا نہیں بنے گا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو یہ قرآن مجید میں پڑھی جانے والی میں شامل تھیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

ان دونوں کے دلائل اور کچھ اہم تفاصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (804) اور (40226) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

سوم:

رہا لفظ " العرق دسّاس " تو یہ کچھ روایات میں وارد ہے لیکن وہ یا تو بہت زیادہ ضعیف یا پھر موضوع اور من گھڑت ہیں جن میں درج ذیل روایات ہیں:

1 - " قرض سے کم یہ ہے کہ تم آزاد زندگی بسر کرو، اور گناہ سے تمہارے لیے موت آسان ہے، اور دیکھو کہ تمہارا بیٹا کہا پیدا ہوتا ہے کیونکہ باپ کی عادتیں بیٹے کو ہوتی ہیں "

یہ حدیث بہت زیادہ ضعیف ہے دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر (2023).

2 - " نیک و صالح گود میں شادی کرو کیونکہ باپ کی عادتیں اولاد میں ہوتی ہیں "

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے، دیکھیں السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (3401).

رہا حدیث کا معنی اور مراد بھی باطل ہے، وہ یہ کہ اگر بیوی کے اصل یعنی ماں باپ میں خرابی ہو تو یہ خرابی اولاد میں بھی پیدا ہو سکتی ہے! مطلقا ایسا نہیں ہوتا اور پھر حدیث اصل میں صحیح ہی نہیں تو اس کا معنی کیسے صحیح ہو گا.

چہارم:

یتیموں کی پرورش کرنا اور ان کا سہارا بننا سب سے عظیم کاموں میں شامل ہوتا ہے، اور پھر ہمیں معلوم ہے کہ لاوارث بچے کو کس قدر اس کی ضرورت ہے کہ وہ بڑا ہو کر معاشرے کا ایك فرد بن سکے، اور اپنی حالت کی بنا پر اس پر سلبی اثر نہ ہو.

لیکن یہ ضرورت کی حد تك ہے اس سے جائز نہیں ہو جاتا کہ اس لاوارث بچے کو کسی معین شخص کی طرف منسوب کر کے اس کے خاندان میں شامل کر دیا جائے اور وہ اس کی ولدیت سے معروف ہو جائے؛ کیونکہ ایسا کرنا نسب ناموں میں اختلاط کا باعث ہو گا، اور اللہ کی حرام کردہ کو حلال اور حرام کردہ چیز کو مباح کرنا کہلائیگا.

لیکن یہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ اسے عام نام دے جو کسی معین شخص کی طرف نہ پلٹتا ہو، اور آپ کے پاس پرورش پائے اور آپ کا رضاعی بیٹا کہلائے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اس کو توریہ کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ اس کے والدین کو حادثہ پیش آ گیا تھا اور وہ اکیلا بچ گیا، یا اس طرح کی کوئی اور بات اور سبب بیان کر دیا جائے جو علاقے اور

ماحول کے اعتبار سے مختلف ہو گا.

اس مسئلہ کی تفصیل آپ کو درج ذیل سوالات کے جوابات میں مل سکتی ہے آپ ان کا مطالعہ کریں:

(100147) اور (10010) اور (4696) اور (5201) اور (95216).

واللہ اعلم .